سوال

(1) صحیح اور غلط عقیدہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ
صحیح اور غلط عقیدہ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب صحیح عقیدہ، دین اسلام کی اصل اور ملت اسلامیہ کی اساس ہے ، تو میں نے یہ مناسب سمجھا کہ آج کے درس کا یہی موضوع ہو۔ کتاب وسنت کے شرعی دلائل کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ اعمال واقوال صرف اسی وقت صحیح اور مقبول قرار پاتے ہیں جب عقیدہ صحیح ہو، اور اگر عقیدہ صحیح نہ ہو تو پھر تمام اعمال واقوال باطل قرار پاتے ہیں، جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے :

وَمَن يَكفُر بِالإيمـٰنِ فَقَد حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِى الءاخِرَةِ مِنَ الخـٰسِرينَ ﴿٥﴾... سورة المائدة

(اور جو شخص ایمان کا منکر ہو، اس کے عمل ضائع ہوگئے اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔)

نیز فرمایا :

وَلَقَد أوحِىَ إِلَيكَ وَإِلَى الَّذينَ مِن قَبلِكَ لَئِن أَشرَكتَ لَيَحبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكونَنَّ مِنَ الخـٰسِرينَ ﴿٦٥﴾... سورة الزمر

(اور (اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم) یقینا آپ کی طرف اور آپ سے پہلے کے تمام نبیوں کی طرف یہی وحی بھیجی گئی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے عمل برباد ہوجائیں گے اور تم زیاں کاروں میں سے ہوجاوگے۔)

اس مضمون کی اور بھی بہت سی آیات ہیں، اللہ تعالی کی کتاب مبین اور سنت رسول امین علیہ من ربہ افضل الصلوۃ والتسلیم سے ثابت ہے کہ صحیح عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالی، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، یوم آخرت اور اچھی بری تقدیر کے ساتھ ایمان لایا جائے۔ صحیح عقیدہ کے یہ چھ امور، وہ اصول ہیں جنہیں اللہ تعالی کی کتاب عزیز میں بیان کیا گیا ہے اور یہی اصول دے کر اللہ تعالی نے اپنے رسول حضرت محمد علیہ الصلوۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ تمام امور غیب اور وہ تمام امور جن کی اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے، کے ساتھ ایمان لانا بھی انہی اصولوں ہی کے برگ وبار ہیں۔ ان چھ اصولوں سے متعلق کتاب وسنت کے دلائل بہت زیادہ ہیں، مثلا۔ ارشاد باری تعالی ہے :

لَیسَ البِرَّ أَن تُوَلّوا وُجوهَكُم قِبَلَ المَشرِقِ وَالمَغرِبِ وَلـٰكِنَّ البِرَّ مَن ءامَنَ بِاللَّهِ وَاليَومِ الـٔاخِرِ وَالمَلـٰئِكَةِ وَالكِتـٰبِ وَالنَّبِيّـۧنَ ١٧٧ ... سورة البقرة

(نیکی یہ نہیں کہ تم مشرق ومغرب (کو قبلہ سمجھ کران) کی طرف منہ کرلو بلکہ نیک تو وہ ہے جو اللہ تعالی پر، قیامت کے دن پر فرشتوں پر، کتاب اللہ پر، اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو۔)

اور فرمایا:

ءامَنَ الرَّسولُ بِما أُنزِلَ إِلَيهِ مِن رَبِّهِ وَالمُؤمِنونَ كُلٌّ ءامَنَ بِاللَّهِ وَمَلـٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لا نُفَرِّقُ بَينَ أَحَدٍ مِن رُسُلِهِ... ٢٨٥ .... سورة البقرة

(رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، اس کتاب پر جو ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر نازل ہوئی ایمان رکھتے ہیں اور مومن بھی، یہ سب اللہ تعالی، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے۔)

مزید فرمایا:

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا ءامِنوا بِاللَّهِ وَرَسولِهِ وَالكِتـٰبِ الَّذى نَزَّلَ عَلىٰ رَسولِهِ وَالكِتـٰبِ الَّذى أَنزَلَ مِن قَبلُ وَمَن يَكفُر بِاللَّهِ وَمَلـٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَاليَومِ الـٔاخِرِ فَقَد ضَلَّ ضَلـٰلًا بَعيدًا ١٣٦ ... سورة النساء

(اے ایمان والو! اللہ تعالی پر، اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نازل کی ہے اور ان کتابوں پر جو اس نے پہلے اس نے نازل فرمائی ہیں، (ان سب پر) ایمان لاؤ اور جو شخص اللہ تعالی سے، اس کے فرشتوں سے، اس کی کتابوں سے اور اس کے رسولوں سے اور روز قیامت سے انکار کرے، تو وہ بہت ہی دور کی گمراہی میں جا پڑا۔)

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

أَلَم تَعلَم أَنَّ اللَّهَ يَعلَمُ ما فِى السَّماءِ وَالأَرضِ إِنَّ ذٰلِكَ فى كِتـٰبٍ إِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسيرٌ ٧٠ ... سورة الحج

(کیا تم نہیں جانتے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، اللہ اس کو جانتا ہے، یہ (سب کچھ) کتاب میں (لکھا ہوا) ہے، بے شک یہ سب اللہ کے لئے آسان ہے۔)

ان اصولوں پر دلالت کرنے والی احادیث صحیحہ بھی بہت زیادہ ہیں مثلا مشہور صحیح حدیث ہے جسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی "صحیح" میں امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایمان کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا (ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالی پر، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں، آخرت کے دن اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاو۔)... الحدیث۔ امام بخاری اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہم نے الفاظ کے معمولی اختلاف کے ساتھ اس حدیث کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالی کی ذات گرامی آخرت اور دیگر امور غیب جن کا اعتقاد رکھنا ایک مسلمان کے لئے واجب ہے، وہ انہی اصولوں کی شاخیں ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالی کی ذات گرامی پر ایمان لانے میں یہ بھی شامل ہے کہ اس بات پر بھی ایمان لایا جائے کہ صرف اور صرف وہی معبود حقیقی اور مستحق عبادت ہے، اس کے سوا کوئی اور اس بات کا ہرگز ہرگز مستحق نہیں ہے کیونکہ وہی بندوں کا خالق ہے، ان پر احسان کرنے والا، انہیں رزق دینے والا اور ان کے ظاہر باطن کو جاننے والا ہے، وہ فرماں برداروں کو ثواب اور نافرمانوں کو عذاب دینے پر قادر ہے، اسی عبادت کے لئے ہی اللہ تعالی نے جنوں اور انسانوں کو پیدا کیا اور انہیں اس عبادت کا حکم دیا، جیسا کہ اس نے ارشاد فرمایا ہے:

وَما خَلَقتُ الجِنَّ وَالإِنسَ إِلّا لِيَعبُدونِ ٥٦ ما أُريدُ مِنهُم مِن رِزقٍ وَما أُريدُ أَن يُطعِمونِ ٥٧ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزّاقُ ذُو القُوَّةِ المَتينُ ٥٨ ... سورة الذاريات

(اور میں نے جنوں اور انسانوں کو محض اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں، میں ان سے طالب رزق نہیں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے (کھانا) کھلائیں، اللہ ہی تو سب

کا روزی رساں، زور آور (اور) مضبوط ہے۔)

ارشاد ربانی ہے :

يَـٰأَيُّهَا النّاسُ اعبُدوا رَبَّكُمُ الَّذى خَلَقَكُم وَالَّذينَ مِن قَبلِكُم لَعَلَّكُم تَتَّقونَ ٢١ الَّذى جَعَلَ لَكُمُ الأَرضَ فِر‌ٰشًا وَالسَّماءَ بِناءً وَأَنزَلَ مِنَ السَّماءِ ماءً فَأَخرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَر‌ٰتِ رِ‌زقًا لَكُم فَلا تَجعَلوا لِلَّهِ أَندادًا وَأَنتُم تَعلَمونَ ٢٢ ... سورة البقرة

(اے لوگو!اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تمھیں اور تم سے پہلے کے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم (اس کے عذاب سے) بچو، جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمانوں کو چھت بنایا اور آسمان سے بارش برسا کر تمہارے کھانے کے لئے انواع اقسام کے میوے پیدا کئے، خبردار!کسی کو اللہ کا شریک مت بناؤ اور تم جانتے تو ہو۔)

اللہ تعالیٰ نے اسی حق کو بیان فرمانے اور اس کی طرف دعوت دینے کے لئے ہی تمام رسولوں کو مبعوث اور کتابوں کو نازل فرمایا اور اس کے متضاد عقیدہ رکھنے سے ڈرایا ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا :

وَلَقَد بَعَثنا فى كُلِّ أُمَّةٍ رَ‌سولًا أَنِ اعبُدُوا اللَّهَ وَاجتَنِبُوا الطّـٰغوتَ ٣٦ ... سورة النحل

"اور ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ لوگو!صرف اللہ کی عبادت کرو اور بت پرستی سے بچو۔"

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

وَما أَر‌سَلنا مِن قَبلِكَ مِن رَ‌سولٍ إِلّا نوحى إِلَيهِ أَنَّهُ لا إِلـٰهَ إِلّا أَنا۠ فَاعبُدونِ ٢٥ ... سورة الانبياء

"اور آپ سے پہلے جو رسول ہم نے بھیجا اس کی طرف یہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں لہذا (تم سب) میری ہی عبادت کرو۔"

مزید فرمایا :

الر‌ كِتـٰبٌ أُحكِمَت ءايـٰتُهُ ثُمَّ فُصِّلَت مِن لَدُن حَكيمٍ خَبيرٍ‌ ١ أَلّا تَعبُدوا إِلَّا اللَّهَ إِنَّنى لَكُم مِنهُ نَذيرٌ‌ وَبَشيرٌ‌ ٢ ... سورة هود

"یہ وہ کتاب ہے جس کی آیتیں مستحکم ہیں اور اللہ حکیم وخبیر کی طرف سے بالتفصیل بیان کردی گئی ہیں (وہ یہ) کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور میں اس کی طرف سے تم کو ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔"

اس عبادت کی حقیقت یہ ہے کہ بندوں نے عبادت کی جن جن صورتوں کو بھی اختیار کیا ہے، مثلاً دعا، خوف، امید، نماز، روزہ، ذبح، نذر وغیرہ، ان تمام اقسام کو اللہ تعالیٰ ہی کی ذات گرامی کے لئے اس طرح مخصوص کردیا جائے کہ بندہ اس معبود حقیقی کے سامنے عاجزی وانکساری کا اظہار کرے تو اس کا شوق بھی دامن گیر ہو، اس کا خوف دل میں ہو تو اس سے کمال درجہ کی محبت بھی ہو اور اس کی عظمت کے سامنے انسان عجز وانکساری کی بھی انتہا کردے۔ قرآن کریم کا اکثر وبیشتر حصہ، دین کے اسی عظیم الشان اصول کی تشریح وتوضیح کے بارے میں نازل ہوا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

فَاعبُدِ اللَّهَ مُخلِصًا لَهُ الدّينَ ٢ أَلا لِلَّهِ الدّينُ الخالِصُ... ٣ ... سورة الزمر

"اللہ کی عبادت کرو(یعنی) اس کی عبادت کو(شرک) سے خالص کرکے ، دیکھو!خالص عبادت اللہ ہی کے لئے (زیبا) ہے ۔"

اور فرمایا:

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ... سورة الإسراء 23

"اور تمہارے پروردگار نے فیصلہ کردیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔"

اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

وَيَا قَوْمِ مَا لِي أَدْعُوكُمْ إِلَى النَّجَاةِ وَتَدْعُونَنِي إِلَى النَّارِ ... سورة الغافر 41

"اللہ کی عبادت کو خالص کرکے صرف اسی کو پکارو اگرچہ کافر برا ہی مانیں۔"

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں۔"

اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی پر ایمان میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ان تمام فرائض وواجبات پر بھی ایمان لایا جائے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض قرار دیا ہے مثلا اسلام کے ظاہری ارکان خمسہ (۱) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوۃ ادا کرنا (۴) رمضان المبارک کے روزے رکھنا (۵) اگر زادہ رہ ہو تو بیت اللہ شریف کا حج کرنا۔ دیگر فرائض جن کا مطہرہ نے حکم دیا ہے اور ان سب میں سے اہم اور اعظم رکن یہ شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ "لاالہ الا اللہ" کی شہادت کا یہ تقاضا ہے کہ عبادت اخلاص کے ساتھ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی جائے اور غیر اللہ کی عبادت کی نفی کردی جائے چنانچہ "لاالہ الا اللہ" کے یہی معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا جس انسان، فرشتہ، جن یا کسی اور ہستی کی عبادت کی جائے، وہ معبود باطل ہے جب کہ معبود حقیقی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے، جیسا کہ اس نے ارشاد فرمایا ہے:

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ ... سورة الحج 62

(یہ اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے اور (کافر) جس چیز کو اللہ کے سوا پکارتے ہیں، وہ باطل ہے۔)

یہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے کہ اس عظیم اصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنوں اور انسانوں کو پیدا کیا اور ان کو یہی حکم دیا ہے، اسی اصول کو لوگوں تک پہنچانے اور انہیں سمجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کرام کو مبعوث کیا اور اپنی کتابوں کو نازل فرمایا ہے۔ اس پر خوب اچھی طرح غور فکر فرمایئے تاکہ آپ کے سامنے یہ بات واضح ہوجائے کہ آج مسلمانوں کی اکثریت دین کے اس اہم اصول کے بارے میں کس قدر زبردست جہالت میں بتلا اور غیر اللہ کی عبادت میں مصروف ہے، انہوں نے وہ حق جو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے تھا، غیر اللہ کو دے دیا۔ فاللہ المستعان!

اللہ سبحانہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان میں یہ بات بھی داخل ہے کہ اس بات پر ایمان لایا جائے کہ وہی اس کائنات کا خالق، اس کے امور ومعاملات کا مدبر اور جس طرح چاہے اپنے علم وقدرت کے ساتھ تصرف کرنے والا ہے۔ وہی دنیا وآخرت کا مالک اور تمام کائنات کا رب ہے، اس کے سوا کوئی خالق ہے نہ رب، اسی نے اپنے بندوں کی اصلاح اور انہیں ایسے امور کی دعوت دینے کے لئے، جن میں ان کی دنیا وآخرت کی نجات اور کامیابی کا راز مضمر ہے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو مبعوث کیا اور اپنے پاس سے کتابیں نازل فرمائیں

اوران تمام امور میں وہ وحدہ لاشریک ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ٦٢ ... سورة الزمر

(اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا نگران ہے۔)

اور فرمایا:

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ٥٤ ... سورة الاعراف

"یقینا تمھارا پروردگار (اللہ ہی ہے) جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر عرش پر قائم ہوا، وہی رات سے دن کو ڈھانپ (چھپا) دیتا ہے، وہ اس کے پیچھے دوڑتا چلا آتا ہے اور اسی نے سورج، چاند اور ستاروں کو پیدا کیا، سب اس کے حکم کے مطابق کام میں لگے ہوئے ہیں۔ یاد رکھو اللہ ہی کے لئے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا، اللہ رب العالمین بڑی برکت والا ہے۔"

ایمان باللہ میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ کے ان اسماء حسنیٰ اور صفات علیا پر بھی ایمان رکھا جائے جو اس کی کتاب عزیز میں وارد ہیں اور اس کے رسول امین ﷺ سے ثابت ہیں اور پھر کسی تحریف، تعطیل، تکییف اور تمثیل کے بغیر ایمان لایا جائے اور جس طرح یہ اسماء وصفات، کتاب وسنت میں وارد ہیں ان پر اسی طرح بلاکیف ایمان لایا جائے اور یہ جن عظیم معانی پر مشتمل ہیں ان پر بھی ایمان لایا جائے کہ یہ درحقیقت اللہ عزوجل کے وہ اوصاف ہیں جن کے ساتھ اسے اس طرح موصوف قرار دینا واجب ہے جس طرح اس کی ذات گرامی کے شایان شان ہے، نیز یہ بھی واجب ہے کہ ان کی کوئی ایسی تاویل نہ کی جائے کہ جس سے کسی صفت کی، مخلوق کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہو، جیسا کہ اس نے فرمایا ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ١١ ... سورة الشورى

(اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ سنتا دیکھتا ہے۔)

اور فرمایا:

فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ٧٤ ... سورة النحل

(لوگو!) اللہ کے بارے میں (غلط) مثالیں نہ بناو اللہ تعالی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔)

یہ ہے اہل سنت والجماعت، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام کا عقیدہ، جسے امام ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "المقالات عن اصحاب الحدیث واہل السنۃ" میں اور کئی دیگر اہل علم وایمان نے بھی ذکر فرمایا ہے۔ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ امام زہری و مکحول سے آیات صفات کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ "ان پر اسی طرح ایمان لاو جس طرح یہ وارد ہیں" ولید بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ امام مالک، اوزاعی، لیث بن سعد اور سفیان ثوری رحمھم اللہ سے ان اخبار کے بارے میں پوچھا گیا جو صفات سے متعلق وارد ہیں تو ان سب نے فرمایا "ان کو اسی طرح بلاکیف مانو جس طرح یہ وارد ہیں۔" امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں "ہم بہت سے تابعین کی موجودگی میں یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالی اپنے عرش پر ہے، نیز ہم ان تمام صفات پر بھی ایمان رکھتے ہیں جن کا سنت میں ذکر ہے" جب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے استواء کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا "استواء غیر مجہول ہے، اس کی کیفیت غیر معقول (عقل میں نہ آنے والی) ہے اور اللہ تعالی کا یہ پیغام ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے واضح طور پر پہنچا دیا اور اب ہم پر فرض ہے کہ اس کی تصدیق کریں۔" اور جب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو

انہوں نے فرمایا "استواء معلوم ہے، کیفیت مجہول ہے، اس کے ساتھ ایمان لانا واجب ہے اور اس کے بارے میں سوال کرنا بدعت ہے" پھر آپ نے سائل سے کہا تم مجھے برے آدمی معلوم ہوتے ہو اور پھر آپ کے حکم سے اسے وہاں سے باہر نکال دیا گیا۔ یہی معنی ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے۔ امام ابو عبدالرحمن عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "ہم اپنے پروردگار سبحانہ وتعالی کو پہچانتے ہیں کہ وہ ساتوں آسمانوں سے اوپر اپنے عرش پر ہے اور اپنی مخلوق سے جدا ہے۔" اس موضوع سے متعلق ائمہ کرام کے ارشادات بہت زیادہ ہیں اور ان سب کو اس لیکچر میں ذکر کرنا ممکن نہیں ہے، جو شخص ان میں سے اکثر اقوال پر مطلع ہونا چاہئے اسے چاہیئے کہ ان کتب کا مطالعہ کرے جو علماء سنت نے اس موضوع پر لکھی ہیں مثلا عبداللہ بن امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی "کتاب السنہ" امام جلیل محمد بن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کی "التوحید" ابوالقاسم لالکائی طبری رحمۃ اللہ علیہ کی "کتاب السنہ" ابوبکر بن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "السنہ" اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا اہل حماہ کے سوال کا جواب۔ آپ کا یہ جواب بہت عظیم اور کثیر فوائد پر مشتمل ہے، جس میں آپ نے اہل سنت کے عقیدے کی وضاحت فرمائی ہے اور عقیدے کی صحت پر آپ نے ائمہ کے کلام اور شرعی و عقلی دلائل کو کثرت سے نقل فرمایا ہے اور اہل سنت کے مخالفین کے اقوال کو باطل قرار دیا ہے، اسی طرح آپ کا وہ رسالہ جو "تدمیریہ" کے نام سے موسوم ہے، اس میں بھی آپ نے اس موضوع پر بہت شرح وبسط کے ساتھ لکھا اور نقلی و عقلی دلائل کے ساتھ اہل سنت کے عقیدے کو بیان فرمایا ہے اور مخالفین کی اس انداز سے تردید کی ہے کہ اہل علم میں سے جو بھی اس پر صالح مقصد اور معرفت حق کی رغبت کے ساتھ غور کرے گا تو اس کے سامنے حق اور باطل میں امتیاز نمایاں ہوجائے گا نیز جو بھی شخص اسماء صفات کے بارے میں اہل سنت کے عقائد کی مخالفت کرے گا، وہ درحقیقت نقلی اور عقلی دلائل کی مخالفت کرے گا اور جو کچھ وہ ثابت کرنا چاہے یا جس کی نفی کرنا چاہے، اس سلسلے میں وہ واضح تناقض میں مبتلا ہوجائے گا۔

اہل سنت والجماعت نے اللہ تعالی کے لئے صرف وہی کچھ ثابت کیا ہے جو اس نے اپنے لئے اپنی کتاب کریم میں ثابت کیا ہے اور اس کے رسول حضرت محمد ﷺ نے اپنی سنت صحیحہ میں ثابت کیا ہے۔ اہل سنت اللہ تعالی کے اسماء وصفات کا کسی تمثیل کے بغیر اثبات کرتے اور اللہ سبحانہ وتعالی کی اس کی مخلوق کے ساتھ مشابہت سے اس طرح تنزیہہ (پاکیزگی بیان) کرتے ہیں کہ جس سے تعطیل (صفات الہی کا انکار) بھی لازم نہ آئے، تناقض پیدا نہ ہو اور تمام دلائل کے مطابق عمل بھی ہوجائے، چنانچہ اللہ تعالی کی بھی اپنے ان بندوں کے بارے میں یہی سنت ہے جو اس حق کو مضبوطی سے تھام لیتے ہیں جس کے ساتھ اللہ تعالی نے اپنے رسولوں کو مبعوث فرمایا۔ وہ حق کو تھامنے کی مقدور بھر کوشش کرتے اور اسے اخلاص کے ساتھ محض اللہ تعالی کی رضا کے حصول کے لئے ڈھونڈتے ہیں تو اللہ تعالی بھی انہیں حق اختیار کرنے کی توفیق عطا فرماتا اور ان کے دلائل کو غلبہ عطا فرما دیتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

بَل نَقذِفُ بِالحَقِّ عَلَى البـٰطِلِ فَيَدمَغُهُ فَإِذا هُوَ زاهِقٌ وَلَكُمُ الوَيلُ مِمّا تَصِفونَ ۱۸ ... سورة الأنبياء

((نہیں) بلکہ ہم سچ کو جھوٹ پر کھینچ مارتے ہیں تو وہ اس کا سر توڑ دیتا ہے اور جھوٹ اسی وقت نابود ہوجاتا ہے۔)

نیز فرمایا:

وَلا يَأتونَكَ بِمَثَلٍ إِلّا جِئنـٰكَ بِالحَقِّ وَأَحسَنَ تَفسيرًا ۳۳ ... سورة الفرقان

(اور یہ لوگ تمہارے پاس جو (اعتراض کی) بات لاتے ہیں ہم تمہارے پاس اس کا معقول اور خوب واضح جواب بھیج دیتے ہیں۔)

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور تفسیر میں حسب ذیل ارشاد باری تعالی:

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذى خَلَقَ السَّمـٰوٰتِ وَالأَرضَ فى سِتَّةِ أَيّامٍ ثُمَّ استَوىٰ عَلَى العَرشِ ۵۴ ... سورة الاعراف

(یقینا تمہارا پروردگار اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر عرش پر مستوی ہوا۔)

کی تفسیر میں بہت اچھا انداز اختیار کیا ہے، عظیم فائدہ کے پیش نظر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسے یہاں نقل کردیا جائے، حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ "اس مقام کی تفسیر میں لوگوں

کے بہت سے اقوال ہیں لیکن ہم ان سب کو یہاں بیان نہیں کرسکتے ، بس ہم اس مقام کی تفسیر میں وہ مذہب اختیار کریں گے جو سلف صالحین مالک ، اوازعی، ثوری، لیث بن سعد، شافعی، احمد، اسحاق بن راھویہ اورقدیم وجدید دیگرائمہ مسلمین کا ہے اوروہ یہ کہ اس آیت کواسی طرح لیا جائے جس طرح یہ وارد ہے ، نہ استواء کی کیفیت بیان کی جائے ، نہ تشبیہہ دی جائے اورنہ اللہ تعالی کی اس صفت کو معطل قراردیا جائے ۔ "مشبہین" (تشبیہہ دینے والے) کے ذہنوں میں جوبات بظاہر آتی ہے ، اللہ تعالی کی ذات گرامی اس سے پاک ہے کیونکہ مخلوق میں سے کوئی چیز بھی اللہ تعالی سے مشابہت نہیں رکھتی ((الیس کمثلہ شئ وہوالسمیع البصیر)) بلکہ بات درحقیقت اس طرح ہے جس طرح ائمہ کرام مثلا نعیم بن حماد خزاعی ۔ ۔ ۔ ۔ استادحضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نے فرمائی ہے کہ "جس نے اللہ تعالی کواس کی مخلوق کے ساتھ تشبیہہ دی وہ کافر ہے ۔ جس نے اس صفت کا انکارکیا جو للہ نے اپنی ذات گرامی کے بارے میں بیان فرمائی ہے ، وہ بھی کافر ہے نیز اللہ تعالی نے اپنی جو صفت بیان فرمائی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی جو صفت بیان فرمائی ہے ، اس میں تشبیہہ نہیں ہے ۔ "جو شخص اللہ تعالی کے لئے ان صفات کوثابت کرے جن کا ذکرآیات صریحہ اوراحادیث صیحہ میں موجود ہے اورپھر اس طرح بیان کرے جس طرح اللہ تعالی کی جناب کے شایان شان ہے اوراللہ تعالی کی ذات گرامی سے تمام عیوب ونقائص کی نفی کردے تووہ شخص راہ ہدایت پر گامزن ہے ۔ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کی بات یہاں ختم ہوگئی ۔

ایمان بالملائکہ کے دوپہلوہیں، ایک پہلواجمال کا اوردوسرا تفصیل کا ۔ پس مومن کا اس بات پر ایمان ہوکہ فرشتے اللہ تعالی کی ایک ایسی مخلوق ہیں ، جنہیں اس نے اپنی اطاعت کے لئے پیدافرمایا ہے اوران کے بارے میں یہ فرمایا ہے :

بَل عِبادٌ مُكرَمونَ ٢٦ لا يَسبِقونَهُ بِالقَولِ وَهُم بِأَمرِهِ يَعمَلونَ ٢٧ يَعلَمُ ما بَينَ أَيديهِم وَما خَلفَهُم وَلا يَشفَعونَ إِلّا لِمَنِ ارتَضىٰ وَهُم مِن خَشيَتِهِ مُشفِقونَ ٢٨ ... سورة الأنبياء

وہ اس کے معزز بندے ہیں، اس سے آگے بڑھ کربول نہیں سکتے اوراس کے حکم پر عمل کرتے ہیں ۔ جوکچھ ان کے آگے ہوچکا ہے اورجوپیچھے ہوگا، وہ سب سے واقف ہے اوروہ (اس کے پاس کسی کی) سفارش نہیں کرسکتے مگراس شخص کی جس سے اللہ خوش ہواوروہ اس کی ہیبت سے ڈرتے ہیں ۔

فرشتوکی بہت سی قسمیں ہیں، ان میں سے کچھ تووہ ہیں جو حاملین عرش الہی ہیں، کچھ جنت وجہنم کے داروغے ہیں اورکچھ وہ ہیں جن کی ڈیوٹی بندوں کے اعمال کو محفوظ کرنے پر لگائی گئی ہے ۔ اسی طرح ان فرشتوں پر ہمارا تفصیلی ایمان ہے جن کا اللہ تعالی اوراسف کے رسول ﷺ نے نام لے کرفرمایا ہے مثلا جبریل، میکائیل، مالک (داروغہ جہنم) اوراسرافیل ،جسے نفخ صور پر ماموکیا گیا ہے ۔ احادیث صیحہ میں بھی فرشتوں کا ذکرآیا ہے ، چنانچہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی صیح حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "فرشتوں کو نورسے ، جنوں کو بھڑکتی ہوئی آگ سے اورآدم کواس چیز سے پیداکیا گیا جس کا تمھارے سامنے بیان کیا جاچکا ہے ۔ " (صیح مسلم) اسی طرح کتابوں پر بھی اجمالی ایمان واجب ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نےاپنے نبیوں اوررسولوں پر کتابیں نازل فرمائیں تاکہ حق کو بیان کیا جاسکے اوراس کی طرف دعوت بھی دی جاسکے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا :

لَقَد أَرسَلنا رُسُلَنا بِالبَيِّنٰتِ وَأَنزَلنا مَعَهُمُ الكِتٰبَ وَالميزانَ لِيَقومَ النّاسُ بِالقِسطِ وَأَنزَلنَا الحَديدَ ٢٥ ... سورة الحديد

یقینا ہم نےاپنے رسولوں کو کھلی نشانیاں دے کر بھیجا اوران پر کتابیں نازل کیں اورترازو (یعنی قواعد عدل) تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں ۔ اورفرمایا :

كانَ النّاسُ أُمَّةً وٰحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيّـۧنَ مُبَشِّرينَ وَمُنذِرينَ وَأَنزَلَ مَعَهُمُ الكِتٰبَ بِالحَقِّ لِيَحكُمَ بَينَ النّاسِ فيمَا اختَلَفوا فيهِ ٢١٣ ... سورة البقرة

(پہلے توسب) لوگوں کا ایک ہی مذہب تھا (لیکن وہ آپس میں اختلاف کرنےلگے) تواللہ تعالی نے (ان کی طرف) بشارت دینے اورڈرانے والے پیغمبر بھیجے اوران پر سچائی کے ساتھ کتابیں نازل کیں تاکہ جن امورمیں لوگ اختلاف کرتے تھے ، ان کا ان میں فیصلہ کردے ۔

تفصیل کے ساتھ ہماراان کتابوں پرایمان ہے جن کا اللہ تعالی نے نام لیا ہے ، مثلا تورات ، انجیل، زبور، اورقرآن مجید جوان سب سے افضل اورآخری، ان کی نگہبان اورتصدیق

کرنے والی کتاب ہے۔ تمام امت پر یہ واجب ہے کہ کتاب کی اتباع کرے اوراس کے احکام کونافذ کرے۔ کتاب اللہ کے ساتھ ساتھ سنت رسول ﷺ کی اتباع اوراس کا نفاذ بھی واجب ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نےاپنے رسول حضرت محمد ﷺ کوتمام جنوں اورانسانوں کی طرف مبعوث فرمایا ہے اوران پر اس قرآن مجید کونازل فرمایاتاکہ آپؐ ان کے مابین اس کتاب کی روشنی میں فیصلے فرمائیں۔ اس کتاب کواللہ تعالی نے سینوں کی بیماریوں کےلئے شفاء، ہرچیز کا بیان اورمومنوں کےلئے ہدایت ورحمت بنادیا ہے جیساکہ اس نے فرمایاہے:

وَهَٰذَا كِتَٰبٌ أَنزَلۡنَٰهُ مُبَارَكٌ فَٱتَّبِعُوهُ وَٱتَّقُواْ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُونَ **١٥٥** ... سورة الانعام

اوریہ بابرکت بھی ہم نے اتاری ہے، پس تم اس کی پیروی کرواور(اللہ سے)

ڈروتاکہ تم پر مہربانی کی جائے مزید فرمایا:

وَنَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ ٱلۡكِتَٰبَ تِبۡيَٰنٗا لِّكُلِّ شَيۡءٖ وَهُدٗى وَرَحۡمَةٗ وَبُشۡرَىٰ لِلۡمُسۡلِمِينَ **٨٩** ... سورة النحل

اورہم نے آپ پرایسی کتاب نازل کی ہے کہ (اس میں) ہرچیز کا (مفصل) بیان ہے اورمسلمان کےلئے ہدایت، رحمت اوربشارت ہے۔

نیز فرمایا:

قُلۡ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنِّي رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيۡكُمۡ جَمِيعًا ٱلَّذِي لَهُۥ مُلۡكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۖ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحۡيِۦ وَيُمِيتُۖ فَـَٔامِنُواْ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِ ٱلنَّبِيِّ ٱلۡأُمِّيِّ ٱلَّذِي يُؤۡمِنُ بِٱللَّهِ وَكَلِمَٰتِهِۦ وَٱتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُونَ **١٥٨** ... سورة الاعراف

اے محمد! (ﷺ) آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالی کا بھیجا ہوا ہوں (یعنی اس کا رسول ہوں) جس کی بادشاہی تمام آسمانوں اورزمین میں ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہی زندگانی بخشتا ہے اوروہی موت دیتا ہے، تواللہ پر، اس کے نبی امی پر، جواللہ پر اوراس کے تمام کلام پر ایمان رکھتے ہیں، ایمان لاواوران کی پیروی کروتاکہ ہدایت پاو۔

اس مفہوم کی اور بھی بہت سی آیات ہیں۔ اسی طرح انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ بھی اجمالی وتفصیلی ایمان لانا واجب ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالی نےاپنے بندوں کی طرف رسولوں کو بھیجا جوکہ بشارت سنانے والے، ڈرانے والے اورحق کی طرف دعوت دینے والے تھے۔ جن لوگوں نے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت جبر لبیک کہا وہ سعادت کے ساتھ کامیاب وکامران ہوگئے اورجنہوں نے ان کی مخالفت کی ناکامی وندامت ان کا مقدر ٹھہری۔ ہمارے نبی کریم حضرت محمد بن عبداللہ ﷺ، تمام انبیاء کرام علیہم السلام، کے بعد تشریف لانے والے اوران سب سے افضل ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے:

وَلَقَدۡ بَعَثۡنَا فِي كُلِّ أُمَّةٖ رَّسُولًا أَنِ ٱعۡبُدُواْ ٱللَّهَ وَٱجۡتَنِبُواْ ٱلطَّٰغُوتَ... **٣٦** ... سورة النحل

اورہم نے ہرامت میں رسول بھیجا کہ اللہ ہی کی عبادت کرواوربت پرستی سے اجتناب کرو۔ اورفرمایا:

رُّسُلٗا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى ٱللَّهِ حُجَّةُۢ بَعۡدَ ٱلرُّسُلِ **١٦٥** ... سورة النساء

(سب) پیغمبروں کو(اللہ نے) خوش خبری سنانے اورڈرانے والے (بنا کر بھیجا)تاکہ پیغمبروں کے آنے کے بعد لوگوں کےلئے اللہ پر الزام کا موقعہ نہ رہے۔

ارشاد ربانی ہے:

ماکان محمدٌ اَبا اَحدٍ من رجالکم ولٰکن رسولَ اللّٰہِ وخاتم النَّبِیّٖن ... ٤٠ ... سورۃ الاحزاب

محمد (ﷺ) تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن آپ اللہ تعالی کے رسول اورخاتم النبیین ہیں ۔

جن انبیا کرام کا اللہ تعالی نے نام لیا یا جن کا رسول اللہ ﷺ سے نام ثابت ہے ،ان پر ہمارا تفصیل وتعیین کے ساتھ ایمان ہے مثلا نوح ،ہود ، صالح ،ابراہیم اور دیگر انبیا کرام صلی اللہ علیم وعلی آلھم واتباعھم ۔ آخرت کے دن کے ساتھ ایمان میں ہر اس چیز کے ساتھ ایمان لانا شامل ہے جس کی مابعد الموت ہونے کی اللہ تعالی اوراس کے رسول نے خبر دی ہے ۔ مثلا قبر کا فتنہ ،اس کا عذاب اوراس کی نعمتیں ،قیامت کے دن کی ہولناکیاں اور سختیاں ،پل صراط ،میزان ،حساب کتاب ،جزا ،لوگوں کے سامنے ان کے اعمال ناموں کا پیش کیا جانا اورکچھ کا اپنے اعمال ناموں کو دائیں ہاتھ میں اورکچھ کا بائیں ہاتھ میں پکڑنا اورکچھ کا اپنی پشت کے پیچھے سے پکڑنا ۔ اس میں یہ بھی داخل ہے کہ ہم اپنے نبی کریم ﷺ کے حوض اورجنت اور جہنم پر ایمان رکھیں اوراس بات پر بھی ہمارا ایمان ہو کہ مومنوں کو اپنے رب سبحانہ وتعالی کا دیدا بھی نصیب ہوگا اوروہ ہم کلامی کے شرف سے بھی بہرہ ور ہوں گے ۔ علاوہ ازیں وہ دیگر سب امور جن کا قرآن کریم اوررسول اللہ ﷺ کی سنت صحیحہ میں ذکر ہے ،ان سب پر ایمان لانا واجب ہے اوران کی اس طرح تصدیق کرنا بھی واجب ہے جس طرح اللہ تعالی اوراس کے رسول ﷺ نے انہیں بیان فرمایا ہے ۔

ایمان بالقدر میں چار امور پر ایمان لانا شامل ہے ۔

اللہ تعالیٰ ماکان ومایکون "جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہوگا "اپنے بندوں کے حالات ،ان کے رزق ،اجل ،عمل اور دیگر تمام امور کو جانتا ہے اوراس سے کوئی چیز بھی مخفی نہیں ہے ۔ جیساکہ اس نے فرمایا ہے :

اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیءٍ عَلیمٌ ١١٥ ... سورۃ التوبۃ

بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے

نیز فرمایا :

لِتَعلَموا اَنَّ اللّٰہَ عَلیٰ کُلِّ شَیءٍ قَدیرٌ وَاَنَّ اللّٰہَ قَد اَحاطَ بِکُلِّ شَیءٍ عِلمًا ١٢ ... سورۃ الطلاق

تاکہ تم لوگ جان لو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے ،اور یہ کہ اللہ اپنے علم سے ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے

(٢) اللہ تعالیٰ نے ہر قضا وقدر کو اپنے پاس باقاعدہ لکھ رکھا ہے ۔ جیساکہ اس نے ارشاد فرمایا ہے :

قَد عَلِمنا ما تَنقُصُ الأَرضُ مِنهُم وَعِندَنا کِتٰبٌ حَفیظٌ ٤ ... سورۃ ق

ان کے جسموں کو زمیں جتنا (کھا کھا کر) کم کرتی جاتی ہے ہمیں معلوم ہے اور ہمارے پاس تحریری یادداشت بھی ہے

مزید ارشاد گرامی ہے :

وَکُلَّ شَیءٍ اَحصَینٰہُ فی اِمامٍ مُبینٍ ١٢ ... سورۃ یٰس

اور ہر چیز کو ہم نے کتاب روشن (یعنی لوح محفوظ) میں لکھ رکھا ہے۔

اور فرمایا:

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّ ذَٰلِكَ فِي كِتَابٍ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ 70 ... سورة الحج

کیا تم نہیں جانتے کہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے، اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے۔ یہ (سب کچھ) کتاب میں (لکھا ہوا) ہے، بے شک یہ سب اللہ کے لیے آسان ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی نافذ ہو کر رہنے والی مشیت پر ایمان رکھا جائے کہ جو وہ چاہے وہ ہو کر رہتا ہے، جو نہ چاہے وہ نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ اس نے فرمایا ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ 18 ... سورة الحج

بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

اور فرمایا:

إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ 82 ... سورة يٰس

اس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے فرما دیتا ہے کہ ہو جا! تو وہ ہو جاتی ہے۔

ایک اور فرمان:

وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ 29 ... سورة التكوير

اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر وہ جو اللہ رب العالمین چاہے۔

(۴) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہی تمام موجودات کو پیدا فرمایا ہے۔ اس کے سوا نہ کوئی خالق ہے اور نہ رب، جیسا کے اس کا ارشاد ہے:

اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ 62 ... سورة الزمر

اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا نگران ہے۔

نیز فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ 3 ... سورة الفاطر

لوگو! اللہ کے تم پر جو احسانات ہیں، ان کو یاد کیا کرو۔ کیا اللہ کے سوا کوئی اور ایسا خالق ہے جو تم کو آسمان وزمین سے روزی پہنچائے؟ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم کہاں بہکے پھرتے ہو؟

اہل سنت والجماعت کے نزدیک ان چار امور پر ایمان لانا ایمان بالقدر میں شامل ہے، اگرچہ بعض اہل بدعت نے اس کا انکار کیا ہے۔

ایمان باللہ میں یہ عقیدہ رکھنا بھی شامل ہے کہ ایمان قول وعمل کا نام ہے جس میں اطاعت الٰہی سے اضافہ ہوتا ہے اور اللہ کی معصیت ونافرمانی سے کمی واقع ہوتی ہے اور یہ جائز نہیں کے شرک اور کفر کے سوا دیگر گناہوں مثلاً زنا، چوری، سود خوری، شراب نوشی اور والدین کی نافرمانی جیسے کبیرہ گناہوں کی وجہ سے کسی مسلمان کو کافر قرار دیا جائے بشرطیکہ وہ ان گناہوں کو حلال نہ سمجھے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اِنَّ اللَّہَ لایَغفِرُ اَن یُشرَکَ بِہِ وَیَغفِرُ ما دونَ ذٰلِکَ لِمَن یَشاءُ... ٤٨ ... سورة النساء

یقیناً اللہ تعالیٰ یہ (جرم) نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرایا اور اس کے سوا جو گناہ وہ جس کو چاہے، معاف کردے گا۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث متواترہ سے یہ ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو جہنم سے نکال لے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا۔

ایمان باللہ ہی میں یہ بھی داخل ہے کہ محبت اللہ ہی کی خاطر ہو اور بغض بھی اسی کی وجہ سے ہو (یعنی) اللہ ہی کی خاطر دوستی اور اسی کی وجہ سے دشمنی ہو۔ مومن کو چاہیے کہ وہ مومنوں سے محبت اور دوستی رکھے اور کافروں سے بغض اور دشمنی رکھے۔ اس امت کے مومنوں میں سرفہرست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام ہیں، یہی وجہ ہے کہ اہل سنت ان سے محبت اور دوستی رکھتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرات انبیاء کرامؑ کے بعد صحابہ کرامؓ تمام لوگوں سے بہتر ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے "سب سے بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر وہ جوان کے ساتھ ملتے ہوں گے اور پھر وہ جوان کے ساتھ ملتے ہوں گے۔" (متفق علیہ)

اہل سنت والجماعت کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام میں سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیقؓ ہیں، پھر حضرت عمر فاروق، پھر حضرت عثمان ذوالنورین اور پھر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم اجمعین، ان کے بعد باقی عشرہ بشرہ اور پھر باقی صحابہ افضل ہیں رضی اللہ عنہم اجمعین۔

اہل سنت، مشاجرات صحابہ کے بارے میں توقف کرتے اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ ان کے بارے میں مجتہد تھے، جن کا اجتہاد درست تھا انہیں دوگنا اجر وثواب ملے گا اور جن کا اجتہاد درست نہ تھا انہیں ایک اجر وثواب ملے گا۔ اہل سنت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایمان لانے والے اہل بیت سے بھی محبت رکھتے ہیں، ان سے دوستی رکھتے ہیں اور ازواج مطہرات، امہات المومنین سے بھی ولاء کا رشتہ رکھتے، ان سب کے لئے یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رضا اور خوشنودی کے پھول برسائے۔

اہل سنت والجماعت ان رافضیوں سے اظہار برأت کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرامؓ سے بغض رکھتے، انہیں دشنام دیتے اور اہل بیت کے بارے میں غلو سے کام لیتے ہیں اور انہیں اس سے زیادہ مقام ومرتبہ پر فائز کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمایا ہے۔ اہل سنت کا ان ناصبیوں سے بھی اظہار برأت ہے جو اہل بیت کو اپنے قول وعمل سے ایذاء پہنچاتے ہیں۔

اس مختصر سے درس میں جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ اس عقیدہ صحیحہ میں داخل ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے، یہی اس فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

«لاتزال طائفة من امتی علی الحق منصورین لایضرہم من خذلہم حتی یاتی امر اللہ سبحانہ» (مسند احمد ٣/٤٣٦)

"میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر دائم رہے گا، اسے رسوا کرنے والا کوئی نقصان نہیں پہنچاسکے گا حتیٰ کہ اللہ سبحانہ کا امر آجائے گا۔"

نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا کہ "یہودی اکہتر فرقوں میں اور عیسائی بہتر فرقوں میں تقسیم ہوگئے اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی، جن میں سے ایک کے سوا سب فرقے جہنم رسید ہوں گے۔" صحابہ کرامؓ نے عرض کیا "یا رسول اللہ! یہ فرقہ کون سا ہوگا؟" فرمایا "جو اس دین پر ہوگا جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔"

یہ ہے وہ عقیدہ جسے اختیار کرنا، جس پر ثابت قدم رہنا اوراس کے مخالف عقیدہ سے اجتناب کرنا واجب ہے۔

اس عقیدے سے منحرف ہونے اوراس کے مخالف راستے پر چلنے والوں کی کئی قسمیں ہیں۔ ان میں سے کچھ تو وہ لوگ ہیں جو بتوں، پروہتوں، فرشتوں، ولیوں، جنوں، درختوں اور پتھروں وغیرہ کی پوجا کرتے ہیں۔ انہوں نے انبیاء کرامؑ کی دعوت کو قبول نہیں بلکہ انبیاء کرام سے مخالفت وعناد کا رویہ رکھا جس طرح قریش اور کئی دیگر عربوں نے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے رویہ رکھا تھا۔ یہ لوگ اپنے معبودان باطلہ سے یہ سوال کرتے کہ وہ ان کی ضرورتوں کو پورا کریں، بیماروں کو شفا دیں، دشمنوں پر فتح عطا کریں، یہ لوگ ان کے نام پر ذبح کرتے اوران کی نذر نیاز بھی دیتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب ان کی ان باتوں کی تردید فرمائی اور حکم دیا کہ اخلاص کے ساتھ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو تو انہوں نے اس بات کو بہت تعجب انگیز سمجھتے ہوئے انکار کردیا اور کہا:

أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ **5** ... سورة ص

"کیا اس نے اتنے سارے معبودوں کی جگہ ایک ہی معبود بنا دیا ہے؟ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔"

لیکن رسول اللہ ﷺ مسلسل اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے رہے، شرک سے ڈراتے رہے اوراپنی دعوت کی حقیقت کو بیان فرماتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے جن کو چاہا ہدایت سے سرفراز فرما دیا اور پھر ایک وقت وہ بھی آیا کہ لوگ اللہ کے اس دین میں فوج در فوج داخل ہونے لگے اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر حضرت محمد ﷺ، آپ ﷺ کے پاکباز صحابہ کرامؓ اور تابعین عظامؒ کی مسلسل دعوت اور طویل جہاد کی برکت سے اپنے دین کو دیگر تمام ادیان پر غالب کردیا۔ کچھ عرصہ بعد حالات پھر بدل گئے، اکثر لوگوں پر جہالت کا غلبہ ہو گیا حتیٰ کہ اکثریت پھر سے دین جاہلیت کی طرف لوٹ گئی، لوگ انبیاء واولیاء کے بارے میں غلو سے کام لینے لگے، انہیں پکارنے اوران سے مدد مانگنے لگے اوراس طرح شرک کی کئی قسموں میں مبتلا ہوگئے اورانہیں نے "لا الہ الا اللہ" کے معنی کو نہ پہچانا جس طرح کفار عرب اس کا معنی پہچانتے تھے۔ فاللہ المستعان

تب سے لے کر اب تک جہالت کے غلبہ اور عہد نبوت سے دوری کے باعث یہ شرک لوگوں میں مسلسل پھیل رہا ہے۔

ان متاخرین کو بھی یہی شبہ لاحق ہوا ہے جو پہلے لوگوں کو لاحق ہوا تھا، یعنی یہ کہ:

هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ **18** ... سورة یونس

"یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔"

اور:

مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ ... **3** ... سورة الزمر

"ہم تو ان کی عبادت اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کا مقرب بنا دیں۔"

لیکن اللہ تعالیٰ نے اس شبہ کو باطل قرار دیا اور واضح فرمایا ہے کہ جو بھی اس کے سوا کسی اور کی عبادت کرے خواہ وہ کوئی بھی ہو تو وہ شرک اور کفر کا ارتکاب کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ **18** ... سورة یونس

‘‘اور یہ (لوگ) اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو نفع دے سکتی ہیں اور نہ کوئی نقصان پہنچا سکتی ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔’’

اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید کرتے ہوئے فرمایا:

قُل أَتُنَبِّـٔونَ اللَّهَ بِما لا يَعلَمُ فِى السَّمـٰوٰتِ وَلا فِى الأَرضِ سُبحـٰنَهُ وَتَعـٰلىٰ عَمّا يُشرِكونَ ١٨ ... سورة یونس

(اے پیغمبر)! ‘‘آپ کہ دیجئے کیا تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جس کا وجود اسے نہ آسمانوں میں معلوم ہوتا ہے اور نہ زمین میں؟ وہ پاک اور برتر ہے ان کے شرک کرنے سے۔’’

اس آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ واضح فرمایا ہے کہ اس کے سوا انبیاء واولیاء اور دیگر لوگوں کی عبادت شرک اکبر ہے، خواہ اس شرک کا ارتکاب کرنے والے اس کا کوئی نام رکھ لیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذينَ اتَّخَذوا مِن دونِهِ أَولِياءَ ما نَعبُدُهُم إِلّا لِيُقَرِّبونا إِلَى اللَّهِ زُلفىٰ... ٣ ... سورة الزمر

‘‘اور جن لوگوں نے اس کے سوا اور دوست (کارساز) بنا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں کہ) ہم ان کی عبادت اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کا مقرب بنا دیں۔’’

ان کی تردید کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ يَحكُمُ بَينَهُم فى ما هُم فيهِ يَختَلِفونَ إِنَّ اللَّهَ لا يَهدى مَن هُوَ كـٰذِبٌ كَفّارٌ ٣ ... سورة الزمر

‘‘جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے درمیان ان کا فیصلہ کردے گا۔ بے شک اللہ اس شخص کو جو جھوٹا ناشکرا ہے، ہدایت نہیں دیتا۔’’

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے واضح فرما دیا ہے کہ ان کا اس کے سوا کسی غیر کی عبادت کرنا، اس کو پکارنا، اس سے خوف کھانا، اس سے امید رکھنا اس کی ذات گرامی کے ساتھ کفر ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی اس بات کی بھی تکذیب کی ہے کہ ان کے یہ معبود ان کو اللہ تعالیٰ کے قریب کردیتے ہیں۔

عقیدہ صحیحہ کے مخالف کفریہ عقائد اور انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے پیش کردہ عقائد کے خلاف یہ عقائد بھی ہیں جنہیں عصر حاضر کے ملحدین، مارکس اور لینن کے ماننے والوں نے اختیار کر رکھا ہے خواہ وہ ان کا نام سوشلزم رکھیں یا کمیونزم یا انہیں اشراکیت وغیرہ سے موسوم کریں۔ ان ملحدین کا اصول یہ ہے کہ اس دنیا کا کوئی معبود نہیں اور زندگی مادہ کا نام ہے۔ یہ لوگ آخرت، جنت، جہنم اور تمام ادیان کا انکار کرتے ہیں، جو بھی ان کی کتابوں کا مطالعہ کرے اور ان کے افکار و نظریات کا جائزہ لے اسے یقینی طور پر یہ باتیں معلوم ہو جائیں گی۔ بلاشبہ ان کے یہ عقائد تمام آسمانی ادیان کے خلاف ہیں اور ایسے عقائد رکھنے والوں کو دنیا و آخرت میں بدترین انجام سے دوچار کرنے والے ہیں۔

اسی طرح ان بعض باطنیہ اور بعض صوفیہ کے عقائد بھی حق کے خلاف ہیں جو کچھ اپنے اولیاء کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ تدبیر میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک اور کائنات کا نظام چلانے میں اس کے ساتھ تصرف واختیار کے مالک ہیں۔ یہ لوگ اپنے ان اولیاء کو اقطاب، اوتاد اور اغواث جیسے ناموں سے موسوم کرتے ہیں۔ یہ شرک فی الربوبیت کی بدترین قسم ہے بلکہ یہ زمانہ جاہلیت کے شرک سے بھی بدترین ہے کیونکہ عرب شرک فی الربوبیت کے مرتکب نہ تھے بلکہ وہ تو شرک فی العبادت کرتے تھے اور وہ بھی صرف خوشحالی کی صورت میں اور جب کسی مصیبت میں پھنستے تو خالص اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے تھے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کے بارے میں فرمایا ہے:

فَإِذا رَكِبوا فِى الفُلكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخلِصينَ لَهُ الدّينَ فَلَمّا نَجّىٰهُم إِلَى البَرِّ إِذا هُم يُشرِكونَ ٦٥ ... سورة العنکبوت

‘‘پھر جب کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ کو پکارتے (اور) خالص اسی کی عبادت کرتے ہیں لیکن جب وہ ان کو نجات دے کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو اسی وقت شرک کرنے لگ

جاتے ہیں۔''

زمانہ جاہلیت کے لوگ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے معترف تھے جیساکہ اللہ پاک نے فرمایا ہے:

وَلَئِن سَأَلتَهُم مَن خَلَقَهُم لَيَقولُنَّ اللَّهُ... ٨٧ ... سورة الزخرف

''اگر آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یقینا یہ جواب دیں گے کہ اللہ نے!'' نیز فرمایا:

قُل مَن يَرزُقُكُم مِنَ السَّماءِ وَالأَرضِ أَمَّن يَملِكُ السَّمعَ وَالأَبصـٰرَ وَمَن يُخرِجُ الحَىَّ مِنَ المَيِّتِ وَيُخرِجُ المَيِّتَ مِنَ الحَىِّ وَمَن يُدَبِّرُ الأَمرَ فَسَيَقولونَ اللَّهُ فَقُل أَفَلا تَتَّقونَ ٣١ ... سورة يونس

(اے پیغمبر)! (ان سے) پوچھئے کہ تمھیں آسمان اور زمین سے روزی کون پہنچاتا ہے یا (تمھارے) کانوں اور آنکھوں کا مالک کون ہے، بے جان سے جاندار اور جاندار سے بے جان کون پیدا کرتا ہے اور دنیا کے کاموں کا انتظام کون کرتا ہے؟ فورا کہہ دیں گے کہ اللہ! توکہے کہ پھر تم (اللہ سے) ڈرتے کیوں نہیں؟

اس مفہوم کی اور بھی بہت سی آیات ہیں۔ اس آخری دور کے مشرکوں نے پہلے لوگوں کی نسبت دو اعتبار سے شرک میں اضافہ کیا ہے (۱) انہوں نے ربوبیت میں بھی شرک کیا اور (۲) فراخی وتنگدستی دونوں حالتوں میں شرک کیا جیساکہ ان کے حالات کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے اور جو کچھ یہ مصر میں حسین اور بدوی وغیرہ کی قبر، عدن میں عیدروس کی قبر، یمن میں ہاوی کی قبر، شام میں ابن عربی کی قبر، عراق میں شیخ عبدالقادر جیلانی کی قبر اور دیگر مشہور قبروں کے پاس جو کچھ یہ کرتے ہیں ان کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ ان قبروں کے بارے میں یہ لوگ بہت ہی غلو سے کام لیتے اور اللہ تعالیٰ کے بہت سے حقوق میں انہیں تصرف واختیار کا مالک سمجھتے ہیں۔

افسوس کم ہی ایسے لوگ ہیں جو ان کے شرک کی تردید کریں اور ان کے سامنے اس توحید کی حقیقت بیان کریں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ سے پہلے کے تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو مبعوث فرمایا تھا۔

إِنّا لِلَّهِ وَإِنّا إِلَيهِ رٰجِعونَ ١٥٦ ... سورة البقرة

ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کو رشد وہدایت عطا فرمائے، ان میں بکثرت داعین ہدایت پیدا فرمائے اور مسلمانوں کے قائدین اور علماء کو اس شرک کے خلاف جنگ کر کے اسے نیست ونابود کردینے کے اسباب ووسائل عطا فرمائے۔ انہ سمیع قریب!

اسماء وصفات کے بارے میں صحیح عقیدہ کے خلاف اہل بدعت، جہمیہ، معتزلہ اور نفی صفات میں ان کے نقش قدم پر چلنے والوں کا عقیدہ ہے جو اللہ تعالیٰ کو صفات کمال سے معطل قرار دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو معدومات، جمادات اور مستحیلات کی صفات کے ساتھ موصوف قرار دیتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی اس سے بہت ہی بلند وبالا اور ارفع واعلیٰ ہے۔

اشاعرہ نے اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کی نفی کی اور بعض کو تسلیم کیا حالانکہ ان کے لئے یہ لازم ہے کہ جن صفات کی انہوں نے نفی کی ہے ان کو بھی اسی طرح مانیں جس طرح دیگر صفات کو مانتے ہیں، لیکن انہوں نے سمعی اور عقلی دلائل کی مخالفت کی اور واضح اور بین تناقض کا شکار ہوگئے۔

ان گمراہ فرقوں کے برعکس اہل سنت والجماعت اللہ تعالیٰ کی ان صفات کو تسلیم کرتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے ثابت کیا ہے یا جن اسماء وصفات کمال کو اس کے رسول حضرت محمد مصطفی ﷺ نے اس کے لئے ثابت کیا ہے۔ اہل سنت، اللہ تعالیٰ کو اس کی مخلوق کے ساتھ مشابہت سے اس طرح پاک قرار دیتے ہیں کہ اس میں تعطیل کا شائبہ نہ ہو۔ یہ کتاب وسنت کے دلائل کو اسی طرح مانتے ہیں جس طرح یہ ہیں، یعنی نہ ان میں تحریف کرتے ہیں اور نہ تعطیل، اس لئے یہ اس تناقض سے محفوظ ہیں جس میں دوسرے گمراہ فرقے مبتلا ہیں، جیساکہ تفصیل کے ساتھ پہلے بیان کیا جاچکا ہے اور یہی راہ نجات، دنیا وآخرت کی سعادت اور صراط مستقیم ہے جس پر اس امت کے سلف اور ائمہ کرام گامزن رہے۔

امت کے اس آخری دور کی اصلاح بھی صرف اسی چیز سے ہوگی جس سے اس امت کے پہلے دور کی اصلاح ہوئی اور یہ کہ کتاب وسنت کی پیروی کی جائے اور جو چیز ان کے مخالف ہو اسے ترک کر دیا جائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص35

محدث فتویٰ